

## 160395- کن اہل خانہ کی طرف سے ایک قربانی کافی ہوگی؟ جانتے ان کے بارے میں اصول

سوال

میں ملازم ہو، ابھی تک میری شادی نہیں ہوتی ہے، اور میں اپنے والد کے ساتھ بھی نہیں رہتا، تو کیا میں عید قربانی پر اپنے والد کیلئے قربانی خرید سکتا ہوں؟ یا کہ میرے والد پر اپنی ذاتی رقم سے قربانی خریدنا لازم ہوگا؟ اور اگر میں اپنے والد کو قربانی کی خریداری کیلئے کچھ رقم تعاون کے طور پر دے دوں تو اس میں کوئی حرج ہے؟ میں -الحمد للہ- اس حالت میں ہوں کہ قربانی خرید سکتا ہوں، تو کیا مجھ پر واجب ہے کہ اپنی طرف سے قربانی کروں؟ ذہن نشیں رہے کہ میری ابھی تک شادی نہیں ہوتی، یہ میرے ملے جلبے سے سوالات ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزانتے خیر سے نوازے، اور اسلام و مسلمانوں کی خدمت کیلئے آپ کی راہنمائی فرمائے۔

پسندیدہ جواب

اول:

اخافت کے علاوہ تمام اہل علم اس بات پر متفق ہیں کہ ایک قربانی ایک گھرانے کے تمام افراد کی طرف سے بطور سنت کفایہ، کافی ہوگی، جیسے کہ ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ جب ان سے پوچھا گیا:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں عید قربانیاں کیسے ہوتی تھیں؟ تو انہوں نے کہا: ایک آدمی اپنی طرف سے اور اپنے تمام گھر والوں کی طرف سے ایک بھری کی قربانی کرتا تھا، وہ خود بھی اس میں سے کھاتے اور دوسروں کو بھی کھلاتے، حتیٰ کہ لوگ اس عمل پر فخر کرنے لگے اور معاملہ یہاں تک پہنچ گیا جو آپ کو نظر آ رہا ہے۔" ترمذی: (1505) اور اسے حسن صحیح کہا ہے۔

اس مسئلے کی تحقیق ہماری ویب سائٹ کے متعدد جوابات میں گزر چکی ہے، جن میں سے چند یہ ہیں: (45916) اور (45917) اور (96741)

دوم:

ایک قربانی جس "گھرانے" کی طرف سے کفایت کر سکتی ہے، اسکی تعریف کے بارے میں علمائے کرام کے چار اقوال ہیں:

1- جن میں تین شرائط پائی جائیں: (الف) قربانی کرنے والا شخص انکے خرچ کا ذمہ دار ہو (ب) وہ تمام افراد اسکے رشتہ دار بھی ہو (ج) قربانی کرنے والا شخص انکے ساتھ رہائش پذیر ہو، یہ موقف مالکی فتحانے کرام کا ہے۔

چنانچہ مالکی فرض کی کتاب "اتاج والا کلیل" (4/364) میں ہے کہ:

"اگر اسکی رہائش انکے ساتھ ہو، اور وہ انکا رشتہ دار بھی ہو، ساتھ میں ان پر خرچ بھی کرے چاہے تب عاصی خرچ کرے) یعنی انہوں نے تین وجوہات کی بنا پر ایک [قربانی کرنے] کی اجازت دی: رشتہ داری، اکٹھی رہائش، اور خرچ" انتہی مختصر ا

2- جن پر ایک ہی شخص خرچ کرتا ہو، یہی موقف کچھ متنازع اثنیاء فضاء کا ہے۔

3-قربانی کرنے والے کے تمام عزیز واقارب، چاہے ان پر یہ خرچ بھی نہ کرتا ہو۔

4-قربانی کرنے والے کیساتھ رہنے والے تمام افراد چاہے اسکے رشتہ دار نہ ہوں، اس موقف کے قائلین میں خطیب شریفی، شہاب رملی، اور متأخر شافعی فقہاء میں سے طبلاؤی رحمم اللہ جمیعا شامل ہیں، لیکن ابن حجر یتی رحمہ اللہ نے اسے بعد قرار دیا ہے۔

شہاب رملی رحمہ اللہ سے پوچھا گیا:

"ایک مکان میں رہنے والے متعدد افراد جو کہ آپس میں رشتہ دار بھی نہیں ہیں انکی طرف سے ایک قربانی کافی ہوگی؟"

تو انہوں نے جواب دیا:

جی ہاں! ادا ہو جائے گی، اور کچھ متأخرین نے یہ کہا ہے کہ یہ [ایک قربانی ایسے شخص کی طرف سے کرنے پر سب کی طرف سے ہوگی] جو شخص ان کے خرچ کا ذمہ دار ہے "انتہی

"فتاویٰ رملی" (4/67)

اور ابن حجر یتی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ:

"یہ احتمال ہے کہ اس سے اسکے مردو خواتین عزیز واقارب مراد ہوں۔"

- اور یہ بھی احتمال ہے کہ اہل خانہ سے یہاں وہ لوگ مراد ہوں جن پر ایک بھی شخص خرچ کرنے والا ہو، چاہے تبرع عابی خرچ کرتا ہو۔

اور ابوالیوب رضی اللہ عنہ کا قول: "ایک آدمی اپنی طرف سے اور اپنے تمام گھروالوں کی طرف سے ایک بھری کی قربانی کرتا تھا" مذکورہ بالادونوں معانی کا احتمال رکھتا ہے۔

- اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس سے مراد ظاہری معنی ہو: یعنی وہ لوگ اہل خانہ میں شامل ہیں جو ایک ہی مکان میں رہتے ہوں، اور اس مکان کے ملحقات [صحن، برآمدہ، بیت الغلاء] مشتمل ہوں، چاہے انکی آپس میں قرابت داری بھی نہ ہو، اس [تیسرے] احتمال کو کچھ فقہاء نے ٹھوس انداز سے اپنایا ہے، لیکن [حقیقت میں] یہ بعید ہے "انتہی مختصر آزاد: "تحشیۃ المقام"

(9/345)

خلاصہ کلام یہ ہے کہ: والد سے الگ رہائش پذیر بڑا بیٹا اپنے لئے علیحدہ سے قربانی کر سکتا ہے، کیونکہ اب یہ اپنے والد کے اہل خانہ میں شامل نہیں ہے، بلکہ وہ ایک مستقل گھر کا مالک ہے۔

اور اگر والد اپنے والد کا قربانی کیلئے تعاون کرے تو اسے ان شاء اللہ اجر ضرور ملے گا، لیکن یہ اجر صدقہ، اور تبرع کرنے کا ہوگا، قربانی کرنے کا نہیں ہوگا۔

مزید کیلئے سوال نمبر: (41766) کا جواب ملاحظہ کریں

واللہ اعلم۔